بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ + عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | بدھ ۲۶ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ۲۱ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۲۱ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۶۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی مورخہ ۱۸ نومبر کو لاہور سے ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ تھکان کی وجہ سے سارے جسم میں درد ہے کمزوری بھی بہت ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ رحیم و کریم شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اے ربّ العالمین! تیری نعمتیں میرے شکر پر غالب آگئیں

مَیں زمین اور آسمان کی آفات سے تیری پناہ چاہتا ہوں

ہماری آخری پکار یہی ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اللہ ہی کی تعریف ہے پہلے اور پیچھے اور ظاہر اور باطن میں وہ دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔ اسی کی روح نے مجھے بلایا اور اسی کے ہاتھ نے مجھے حرکت دی..... کوئی طاقت اس کے بغیر نہیں۔ وہ آسمان اور زمین میں قادر ہے۔ اے میرے ربّ ..... سب تعریف تیرے لئے ہے۔ اے ربّ العالمین تو میرا محسن اور منعم اور ناصر اور ملہم ہے اور میری آنکھ کا نور اور میرے دل کا سرور اور میرے قدموں کی طاقت ہے۔ میں مرونگا اس حال میں کہ مَیں تیری نعمتوں کا اپنے حال اور قال اور کلام سے شکر گزار ہوں گا میری ہڈیاں قبر میں بھی تیرا شکر کریں گی اور میری خاک بھی اور میری روح آسمان میں تیرا شکر ادا کرے گی۔ تیری نعمتیں میرے شکر پر غالب آگئیں اور تیری نعمتوں میں میری آنکھیں اور کان اور دل اور سر اور اعضاء اور میرا ظاہر اور باطن سب غرق ہو گئے اور تو میرے لئے مضبوط قلعہ ہے۔ مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں زمین کی آفات سے اور آسمان کی آفات سے اور ہر ایک حاسد سے اور ہر ایک تیز زبان سے اور سخت غضب سے اور ہر ایک ظلمت اور اندھیرے سے اور ہر اس چیز سے جو تیری طرف آنے میں روک ہوتی ہے اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے۔"

(ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۵۸۹ و صفحہ ۵۹۰)

"..... مَیں ایک شخص ہوں جس کو اللہ نے دنیا سے آخرت کی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور اس دنیا کے متعلق مَیں اس سے سوال نہیں کرتا سوائے دو روٹیوں اور ایک کوزہ پانی کے لئے۔ اس نے میرا دل خواہشات سے پھیر دیا ہے اور مَیں دنیا میں کوئی بڑائی نہیں چاہتا اور نہ ہی اس کی مرتبت اور نہ زینت اور مَیں چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں میں ہو جاؤں جن کے لئے جنت میں تخت بچھائے جاتے ہیں اور جو اس کی نعمتیں دیئے جاتے ہیں اور جنت کے باغوں میں پرورش پاتے ہیں۔"

(ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۵۳۴ و صفحہ ۵۳۵)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے لاہور سے درج ذیل اطلاع ارسال کی ہے:۔

"محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب کی خدمت میں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حمید نصر اللہ خان"

تقویٰ اور جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ سے جاہلیت ہرگز جمع نہیں ہو سکتی ہاں فہم اور ادراک حسب مراتب تقویٰ کم و بیش ہو سکتا ہے..... بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اولیاء کو دی جاتی ہے جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوتِ کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے ان پر کھولے جاتے ہیں اور فیض سائغ ربانی ان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے۔ (روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۱۷۸)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ صفر ۱۴۰۵ھ
۲۱ نبوت ۱۳۶۳ ہش

نماز کا ظاہر و باطن اور اس کے امتزاج کی انقلاب انگیز تاثیرات

اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی عبادات مقرر کی ہیں ان کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔ جب تک ظاہر کی پابندی کے ساتھ باطن کو پورے طور پر ملحوظ رکھ کر عبادات بجا نہ لائی جائیں اُس وقت تک عبادات بجا لانے کا حق ادا نہیں ہوتا اور ان کی علت غائی پوری نہیں ہوتی۔ اور وہ علتِ غائی یہی ہے کہ ان عبادات کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور اس قرب کی عظیم الشان برکات سے وہ متمتع ہو۔ اس ضمن میں ہم فی الوقت نماز کے ظاہر و باطن پر روشنی ڈالکر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک ظاہری نماز کے ساتھ ساتھ باطنی نماز بھی ادا نہ کی جائے نماز کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ اگر ظاہری نماز کے ساتھ باطنی نماز ادا کرنے کی بھی توفیق مل جائے تو پھر انسان کی زندگی میں انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

جہاں تک نماز کے ظاہر کا تعلق ہے۔ یہ حال اور قال دونوں سے عبارت ہے اس میں ایک نمازی زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا، اُس کی کبریائی، عظمت اور علوشان کا اقرار کرتا ہے۔ اس زبانی بیان اور اقرار کے ساتھ ساتھ قیام، رکوع اور سجود کے ذریعہ اعضاء اور جوارح بھی خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا، کبریائی، عظمت اور علوشان کی مناسبت سے اپنی حالت میں تبدیلی کرکے اُس حمد و ثنا کے بیان و اظہار اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی عظمت اور علوشان کے اس اقرار میں شریک ہو جاتے ہیں۔ سو گویا زبانِ قال کے طور پر حمد و ثنا کرتی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و علوشان کا اقرار کرتی ہے جبکہ دیگر اعضاء اور جوارح قیام اور رکوع و سجود کے دوران اسی کے مطابق اپنی حالت میں تبدیلی کرکے زبانِ حال سے اس اقرار میں شرکت کرتے ہیں۔ حال اور قال کا یہ امتزاج نماز کے ظاہر کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نماز کے اس ظاہر کو کسی قدر تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے۔ بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے۔ ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتہ لگتا ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے۔ ایسا ہی صلوٰۃ میں منشائے الٰہی کی تصویر ہے۔ نماز میں جیسے زبان میں کچھ پڑھا جاتا ہے۔ ویسے ہی اعضاء و جوارح کی حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے۔ جب انسان کھڑا ہوتا اور تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کا نام قیام رکھا ہے۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد و ثنا کے مناسب حال قیام ہی ہے۔ بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں تو آخر کھڑے ہو کر ہی (قصائد) پیش کئے جاتے ہیں تو اِدھر ظاہری طور پر قیام رکھا ہے اور اُدھر زبان سے حمد و ثنا بھی رکھی ہے .....

پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہتا ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہا اور حال سے جھکنا دکھایا۔ یہ اُس قول کے ساتھ حال دکھایا۔ پھر تیسرا قول ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ اَعْلٰی افعل تفضیل ہے۔ یہ بالذات سجدہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ کرتا ہے۔ اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کرلی۔ اس قال کے ساتھ تیسرا حال جسمانی ہیں۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۹ء)

نماز کے ظاہر کو واضح کرنے کے بعد سیدنا حضرت اقدس نے بتایا کہ نماز کا باطن کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ جس طرح نماز میں جسم کے اعضاء اور جوارح زبان سے کی جانے والی حمد و ثناء اور تحمید میں زبانِ حال سے شریک ہوتے ہیں ضروری ہے کہ انسان کا قلب بھی اس میں شریک ہو اور اس محویت سے شریک ہو کہ زبان اور جسم کے ساتھ انسان کی روح بھی قیام، رکوع اور سجدہ کر رہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تحمید و تمجید کر رہی ہو۔ جب تک یہ حالت نہ ہو اُس وقت تک نماز اپنے حقیقی معنوں کی رو سے نماز نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"تیسری چیز اور ہے وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کرکے دیکھے کہ درحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے اور روح بھی کھڑی ہوئی حمد کرتی ہے (یعنی) جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑی ہوئی ہے اور جب (زبان سے) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف (زبان سے) عظمت کا اقرار ہی کیا ہے، بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے اور اس کے ساتھ روح بھی جھک گئی ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہے۔ اس کی علوشان ملاحظہ میں لاکر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی الوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے۔ غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہو لے اس وقت تک مطمئن نہ ہو۔ کیونکہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے معنی یہی ہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۹ء ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳۴)

جب تک نماز کا ظاہر و باطن دونوں جمع نہ ہوں اس وقت تک حقیقی نماز کی ادائیگی کی توفیق نہیں ملتی۔ ایسی نماز جس میں اعضاء اور جوارح کے ساتھ روح بھی خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تحمید و تمجید میں شریک ہو اور جسم کے ساتھ روح بھی قیام اور رکوع و سجود کر رہی ہو انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ وہ انسان کو خدا تعالیٰ کے ایسا قریب کر دیتی ہے کہ انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے اس میں ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے اور وہ یکسر ایک نیا انسان بن جاتا ہے جو خدا میں ہو کر خدا کے لئے زندگی گزارتا ہے اور دنیا میں رہ کر بھی وہ دنیا سے منقطع ہوتا ہے۔ اور خدا ہی کی طرف ہمہ تن جھکا ہوا ہوتا ہے۔

ایتھوپیا میں قحط کی انتہائی اندوہناک صورتِ حال

جناب جمیل الدین عالی ایتھوپیا (حبشہ) میں قحط کی انتہائی اندوہناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"ایتھوپیا میں ایک اندازہ کے مطابق اس سال پندرہ بیس ہزار قحط سے مر چکے ہیں۔ ہر بیس منٹ بعد ایک غیر طبعی موت واقع ہو رہی ہے۔ پیشگوئیاں ہیں کہ بھوک سے موت کا اوسط زیادہ ہوتا جائے گا اور چند مہینے کے اندر اندر نو لاکھ انسان تڑپ تڑپ کر جان دے دیں گے۔

کوئی اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ وہاں بے احتیاطی کے سبب زیادہ جنگل کاٹ دیئے گئے تھے جس کی وجہ سے بارشیں نہیں ہوئیں، فصلیں پیدا نہ ہو سکیں اور قحط پڑ گیا۔ دوسرے ماہرین ان وجوہ میں کئی اور اضافے کرتے ہیں مگر سب میں ایک بات مشترک ہے کہ یہ حالات بالکل غیر متوقع اور ناگہانی طور پر پیدا نہیں ہوئے مثلاً (جیسا کہ) زلزلہ آجاتا ہے۔ کوئی بڑا شہاب ثاقب آسمان سے اس طرح گر پڑتا ہے کہ راستہ میں نہ جلا اور بڑی جسامت کے ساتھ زمین کے کسی آباد علاقہ پر گر پڑا۔

سب ماہرین اس امر پر متفق ہیں کہ پیش بینی کی جا سکتی تھی اور بڑی حد تک ایسی کارروائیاں کی جا سکتی تھیں کہ خشک سالی آئے بھی تو جانیں اتنے بڑے پیمانہ پر ضائع نہ ہوں۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ایڈیشن ۱۸ نومبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۳)

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ — اور

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدہا

قسط نمبر ۲

چند ایمان افروز یادیں

(مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی ربوہ)

حضرت المصلح الموعود کی جب وفات ہوئی تو روزانہ بکثرت جماعت کے دوست تعزیت کے لیے تشریف لاتے تھے جن میں جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوتے تھے۔

ایک روز لاہور سے دانتوں کے معالج کچھ ڈاکٹر صاحبان ملاقات کی غرض سے آئے۔ حضور کی جونہی ان پر نظر پڑی۔ آپؓ نے فرمایا۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھے نیم کی نرم نرم دو مسواکیں دے کر کہہ رہا ہے کہ آپ یہ مسواکیں استعمال کریں۔ آپکے دانتوں کے لیے مفید ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے خواب سُن کر جواب دیا واقعی نیم کی مسواک دانتوں کے لیے بہت مفید ہے۔

اس وقت راقم الحروف بھی ملاقات کے کمرے میں موجود تھا اور حضور کا خواب سُن رہا تھا۔ میں نے اسی وقت احمد دین صاحب باڈی گارڈ کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کوٹھی بھیج کر دو نرم نرم مسواکیں منگوا کر تیار رکھیں ڈاکٹر صاحبان کے رخصت ہوتے ہی حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ آپ نے خوشی سے قبول کرتے ہوئے فرمایا۔ "اچھا۔ صوبیدار صاحب وہ فرشتہ آپ ہیں"۔ حضور کا ارشاد سن کر عاجز کا دل کیفیتِ سرور سے معمور ہو گیا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ الحمد للہ۔

حضور کی یہ بات سُن کر ملاقات کرنے والے کارکن نے حضور سے کہا کہ میں نے نوٹ کر لیا تھا کہ ملاقاتوں کے معاً بعد مسواکیں منگوا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ ان صاحب کی بات سُن کر حضور نے فرمایا" خدا نے جسے فرشتہ بنانا تھا وہ بن گیا"۔

اصل میں بات یہ ہے کہ انسان پوری طرح سے صحبتِ صالحین سے فائدہ اٹھائے اور اہل اللہ کے منہ سے جب بھی کوئی بات سُنے تو اس پر فوراً عمل کرے اس کا باطن پر تو اثر ہوتا ہی ہے خدا تعالیٰ ظاہر میں بھی اپنی خوشنودی کا نظارہ دکھا دیتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد عاجز مدت تک بلا ناغہ مسواکیں منگوا کر حضور کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔

ایک دن میں رخصتانے کی آٹھ تقاریب

ایک دن شام کے وقت حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج مجھے رخصتانے کی آٹھ تقریبوں میں شرکت کرنی تھی۔ صبح میں نے دیکھا کہ میری جیب میں کوئی پیسہ نہیں جبکہ میں ہر رخصتانہ پر ..... دولہا کو ۱۰۰/ روپے دیا کرتا ہوں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ۱۰۰/ روپے اللہ تعالیٰ نے بھیج دیئے۔ تو میں پہلی تقریب میں دے آیا پھر اسی طرح سے ہر تقریب سے پہلے اللہ تعالیٰ غیب سے ۱۰۰/ روپے کا انتظام فرما دیتا۔ یہاں تک کہ شام تک ہر تقریب میں بشاشتِ قلب سے شامل ہوا اور شام تک اللہ تعالیٰ نے آٹھوں تقریبات میں شمولیت کا انتظام فرما دیا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی یوں مدد کرتا ہے اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے پھر بھی اس کے احسان زیادہ ہیں۔

ایک روز کا ذکر کہ حضور البیت المبارک ربوہ میں نماز عشاء پڑھانے کے بعد اپنی قیام گاہ میں داخل ہو رہے تھے کہ راستہ میں اُگے ہوئے سکھ چین کے ایک پودے کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے راقم الحروف سے کہا کہ یہ کٹوا دیں۔ حضور کے اندر جانے کے معاً بعد میں نے اس جگہ پر جو چار درخت لگے تھے وہ تمام کٹوا کر راستہ صاف کر دیا۔ حضور کے اشارہ سے میں یہی سمجھا تھا کہ یہ سب راستہ سے ہٹانے ہیں۔

اگلے روز نماز فجر ادا کرنے کے بعد حضور واپس قیام گاہ تشریف لے جا رہے تھے۔ اس وقت ایک صاحب نے حضور سے شکایت کی کہ کوئی شخص سکھ چین کے پودے کاٹ کر لے گیا اور صوبیدار صاحب کو علم بھی نہیں ہوا۔ حضور نے ان صاحب کی بات سُن کر صرف اتنا فرمایا" غلط فہمی ہوئی ہے"۔ اور میں دل ہی دل میں استغفار پڑھتا رہا۔ حضور کا کیا خوب اندازِ بیان تھا کہ پردہ پوشی فرماتے ہوئے راقم الحروف کو ان کے سامنے ندامت سے محفوظ رکھا اور ان کو بھی دوبارہ بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

دسمبر ۱۹۶۵ء کا ذکر ہے ایک روز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیگم صاحبہ حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدہا نے عاجز کو بلا کر فرمایا صوبیدار صاحب سامنے کوچ پر رکھی ہوئی وردی آپ لے لیں۔ ۱۹۴۸ء میں جس وقت حضور فرقان بٹالین کے نگرانِ اعلیٰ تھے اس وقت محاذِ جنگ کشمیر جاتے ہوئے یہ گرم پٹل ڈریس پہنتے تھے اس وقت سے ابھی تک حضور کے پاس محفوظ ہے اب آپ اسے استعمال کریں۔ میں نے حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ نایاب تحفہ لیا اور ہر سال سردیوں میں پہن کر اس سے برکت حاصل کرتا رہا۔ حضرت بیگم صاحبہ کی ذرّہ نوازی کا جب بھی خیال آتا ہے دل سے بے ساختہ دعائیں نکلتی ہیں کہ آپ اپنے اس ناچیز خادم کا ہر وقت خیال رکھتی تھیں الحمد للہ۔

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدہا۔ ہر سال عیدین کے موقعہ پر اپنی جیب خاص سے کچھ رقم بطور عیدی میرے بچوں کے لیے سادہ لفافہ میں رکھ کر عطا فرمایا کرتی تھیں۔ ویسے تو آپ کا یہ مشفقانہ سلوک میرے علاوہ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ بھی تھا۔ مگر اس وقت میں صرف اس سلوکِ شفقت کا ذکر کر رہا ہوں جو اس عاجز کے ساتھ تھا۔ آپ کی عطا کا دستور بھی نرالا تھا آپ کو میری عزتِ نفس کا بھی خیال رہتا تھا۔ بلکہ اپنے تمام خدام کے بیوی بچوں کے حالات کی خبر گیری رکھنا اپنا اوّلین فرض سمجھتی تھیں۔ حالانکہ میں نے باوجود نہایت قریب ہونے کے کبھی بھی کسی قسم کی درخواست نہیں کی تھی۔

حضرت المصلح الموعود نوّر اللہ مرقدہٗ کے وقت میں دس دس مرلہ زمین کے چند قطعات ایسے تھے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئے تھے۔ ان کی تقسیم کرنے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دینے کے لیے ناظم جائیداد تشریف لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے انہوں نے عاجز سے کہا کہ میں حضور کی خدمت میں سفارش کروں گا کہ صوبیدار صاحب بھی مستحق ہیں۔ میں نے ناظم صاحب جائیداد کو قطعی طور پر منع کر دیا کہ آپ ہرگز میری سفارش نہ کریں میں مطلقاً نہیں لوں گا۔

میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اس دنیا پر ذاتی مفاد کے لیے نہیں لایا گیا ہوں۔ بلکہ عاجز کا نصب العین خدمت اور صرف خدمت ہے یا یہاں رہ کر روحانی درجات کی بلندی حاصل کرنا۔ حضور کے وعظ و نصائح سے فیضیاب ہونا اور تکمیلِ ایمان کرنا اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں اور یوں اپنے دل کو مطمئن کیا ؎

" یہ زر و مال تو دنیا میں ہی رہ جائیں گے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر"

ایک روز کا واقعہ ہے۔ مُراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار فیصل آباد کے کارکن گلزار احمد صاحب ملاقات کے دوران حضور سے کہنے لگے فلاں ڈاکٹر بھی ہومیو پیتھی کا اچھا علاج کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خلیفۃ المسیح سے بہتر کون علاج کر سکتا ہے۔ یہاں تو دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی شامل ہوتی ہے۔

اس نوجوان کو دن میں کئی بار ضعفِ قلب کے دورے پڑتے تھے وہ اپنے والد کے ساتھ ہر ہفتہ آ کر دوا لے جاتا تھا۔ حضور کی توجہ علاج اور دعا سے اُسے کافی حد تک آرام آ گیا تھا۔

حضرت المصلح الموعود نوّر اللہ مرقدہٗ نخلہ میں قیام پذیر تھے۔ ان ہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک دن ..... حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نخلہ کے میدان کی درمیانی پہاڑی پر چڑھ کر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے عاجز بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس کھڑا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ تیر اور کمان میری طرف بڑھاتے ہوئے آپ فرمانے لگے یہ لیں آپ بھی تیر چلائیں۔ دیکھتے ہیں کہ کتنی دور جاتا ہے۔ میں نے تیر کمان میں رکھ کر اتنے زور سے کھینچا کہ کمان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ جس پر میں گھبرا گیا کہ کہیں حضور مجھ پر ناراض نہ ہوں مگر آفرین ہے کہ خدا تعالیٰ جس کو کسی مقام پر فائز کرنا چاہتا ہے تو اسے حوصلہ اور قوتِ برداشت بھی بیحد دیتا ہے حضور کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی بلکہ میرے چہرے کو پڑھ لیا اور دوسری کمان میرے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے فرمانے لگے اس کے ساتھ تیر پھینکیں اور اس دوران میں کمانوں کی قسمیں وغیرہ بتلاتے رہے جب میں نے دیکھا کہ بات آئی گئی ہو گئی۔ تو اس وقت مجھے بچپن میں پڑھا ہوا وہ واقعہ یاد آ گیا۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُبِّ دُنیا ← ایک خطرناک زہر
علاج ← صحبتِ صادقین

مکرم فضل احمد شاہد صاحب رکن شعبہ تاریخ احمدیت

دنیا کی محبت انسان کو خدا سے غافل کرتی ہے۔

سورہ بقرہ آیت ۲۰۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ صرف دنیا کے طالب ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ سورۂ بقرہ آیت ۲۱۳ میں فرمایا

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا۔

کافروں کو دنیاوی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔

یعنی دنیا میں انہماک کی وجہ سے وہ خدا کو بھول گئے۔ سورۂ نساء آیت ۷۸ میں فرمایا۔

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ۔

یعنی دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔ اور آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

سورۃ آل عمران آیت ۱۵ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

فرمایا لوگوں کو عام طور پر پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ (تو) وہ (ذات) ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانا ہے۔

اس آیت میں دنیا کی محبوب اشیاء کا ذکر ہے جو انسان کو خدا سے غافل کرتی ہیں۔ دیندار دنیا میں رہتا ہے لیکن دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے

پس دنیا کی محبت انسان کو خدا سے غافل کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کیلئے کہا جاتا ہے تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اس وقت دین غریب بیکس اور یتیم ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت موزوں سچا اور بابرکت ہے کہ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔ دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتداء ہے۔ اکثر لوگ دنیا ہی سے محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں..... دنیا سب کو محبوب ہو رہی ہے۔ یہ ایک زہر ہے جو ایک منٹ کی ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دیتی ہے۔ بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حبِّ دنیا ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے جو خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ صفحہ ۷)

اسی تسلسل میں آپ نے فرمایا:۔

"افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جو اس وقت ..... پھیلا ہوا ہے وہ بھی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۱۲)

غرض حُبِّ دنیا ایک ایسا مرض ہے جو دیگر امراض کا سبب ہے۔ تمام گناہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا علاج ضروری ہے حضرت مسیح موعود نے اس کا علاج صحبتِ صادقین قرار دیا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے آنے کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود نے اپنے آنے کی غرض بھی..... یہ بتائی ہے کہ ایسا سامان پیدا ہو کہ دلوں سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے اور خدا کے واحد و یگانہ سے ذاتی محبت اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک والہانہ عشق دلوں میں پیدا ہو جائے۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ ۴۵)

نیز فرمایا:۔ "جن لوگوں کے دلوں میں دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتیہ کی آگ جوش مارنے لگتی ہے اور جس کے نتیجہ میں بظاہر سب کچھ جل جاتا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سب کچھ واپس دے دیتا ہے لیکن وہ لوگ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے خالی اور جن کی فراستیں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے بے بہرہ اور غافل ہوتی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو بہت کچھ ملا لیکن انہیں بھی ایک دن جاننا پڑتا ہے اور دنیا بھی دیکھتی ہے کہ انہیں کچھ نہیں ملا..... کسی طرح ایسا ہو جائے کہ ہر احمدی کے دل سے دنیا کی محبت نکل جائے سرد پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک ایسا شعلہ۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی کچھ ایسی آگ لگے کہ دنیا سے انسان بالکل ہی منہ موڑ لے اور اللہ تعالیٰ کی طرف منہ کر کے اور اس میں ہو کر اور اس کے لئے اور اس کی اطاعت میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اپنی زندگی کے دن گزارے۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ ۴۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود دنیا سے دور ہونیوالوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"وہ دنیا سے اتنے دور چلے جاتے ہیں کہ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر اور بلند تر ہوتے ہیں" اور اپنی کیفیت یہ بیان فرمائی۔

"کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی"

خدا کرے کہ ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت بالکل سرد ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہی چلی جائے آمین۔

بقیہ "ایمان افروز یادیں" صفحہ ۳

کہ جب راجہ رام چندر جی نے کمان پر چلہ چڑھانا چاہا تو اتنا زور لگایا کہ کمان ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ اس وقت میری سمجھ میں آیا کہ کمان بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ کمان استعمال کرنیکا میرا یہ پہلا موقع تھا۔

جلسہ سالانہ پر جماعتِ احمدیہ لاہور کی ملاقات کے دوران میں ایک بچہ طارق محمود پانی پتی جس کی عمر قریباً ڈھائی تین سال کی تھی۔ حضور کی توجہ اپنی طرف پھیرنے کے لیے بڑی بیقراری سے بار بار عرض کر رہا تھا "کہ حضور میرے لیے دعا کریں کہ میں بڑا ہو کر جرنیل بن جاؤں" حضور نے بچے کی طرف بغور توجہ فرماتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا بچے نے حضور کو سلام کرنے کے بعد پھر وہی فقرہ دوہرایا کہ حضور میرے لیے دعا کریں کہ میں بڑا ہو کر جرنیل بن جاؤں حضور مسکرائے اور بچے کے سر اور چہرے پر دستِ شفقت پھیرا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ بچے کو اتنا یقین ہے کہ حضور کی دعا سے میں جرنیل بن سکتا ہوں۔

(آج کل یہ بچہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے)

(باقی)

درخواستِ دُعا

-• خاکسار کا بچہ عزیزم مقصود احمد بعمر ۲ سال بعارضہ یرقان بیمار ہے۔ جملہ احباب سے عزیزم کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر محمد ملتانی دفتر الفضل ربوہ)

-• خاکسار جوڑوں میں درد اور آنکھوں میں موتیا کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحیم یونس۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّ الحسنات!

صدق

مکرم ظفر اللہ خان طاہر - ربوہ

نیکیاں یا حسنات جن کی طرف قرآن کریم نے رہنمائی کی ہے ان تمام حسنات کی جڑ اتقاء ہے اور تقوے کے نتیجہ میں ہی انسان سے نیکیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اس لئے تقوے تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ اگر اس جڑ کو ختم کر دیا جائے تو تمام حسنات بتدریج ختم ہو جاتی ہیں اور نور ظلمات میں بدل جاتا ہے توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی سچ بولنا ہے اس لئے اگر سچ کو ام الحسنات قرار دیا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

چنانچہ احادیث میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں بہت سی بدیوں کا عادی ہوں۔ جیسے زنا، شراب خوری، خیانت اور جھوٹ وغیرہ۔ میں ان سب برائیوں کو یک لخت چھوڑ نہیں سکتا۔ ہاں آپؐ مجھے پہلے کسی ایک برائی کے چھوڑنے کا حکم دیں میں اس کو چھوڑ دوں گا۔ ہمارے پیارے آقاؐ جو سب داناؤں کے سردار تھے۔ بڑے تحمل سے یوں گویا ہوئے کہ ہاں میں تمہیں صرف ایک ہی بدی کے چھوڑنے کا حکم دیتا ہوں تو بتاؤ کیا تم میرے ساتھ یہ عہد کرتے ہو کہ تم کبھی بھی جھوٹ نہ بولو گے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپؐ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں جھوٹ کبھی نہ بولوں گا۔ اس کے بعد وہ خوشی خوشی گھر چلا گیا۔ اور خیال کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے بہت آسان حکم دیا ہے اس کے بعد جب وہ کوئی برائی کرنے لگا۔ مثلاً وہ شراب پینے لگا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر کسی نے مجھے پوچھا کہ کیا تم نے شراب پی ہے تو دو صورتیں جواب کی بنیں گی یا تو یہ کہ میں سچ نہ بولوں اور کہہ دوں کہ میں نے شراب نہیں پی لیکن یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ تو میں نے بولنا نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں سچ بولوں اور بتا دوں کہ میں نے پی ہے لیکن یہ ایک معیوب بات ہے۔ لوگ اس کو ناپسند کریں گے۔ چنانچہ اس نے شراب پینے کے خیال کو ہی ترک کر دیا اور خیال کیا کہ بہتر صورت یہی ہے کہ میں شراب نہ پیوں۔

اس طرح پر جب بھی وہ کوئی برائی کرنے لگتا تو اس کا نفس اسے ملامت کرتا اور بدی سے روک دیتا۔ حتیٰ کہ وہ ان تمام برائیوں سے پاک ہو گیا۔

صدق و سداد پر قرآن کریم نے بہت زیادہ زور دیا ہے اور اس کے برعکس جھوٹ کی بہت مذمت کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (توبہ ع۱۵)

یعنی ہمیشہ سچ بولنے والوں اور صداقت سے محبت کرنے والوں کا ساتھ دیا کرو۔

حقیقت یہ ہے کہ سچائی ایک ایسا نور ہے جو ہر قسم کی تاریکیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ ایسا لعل ہے جو انمول ہے۔ یہی ایسا گوہر ہے جس میں اقوام کا عروج پنہاں ہے اور سچ ہی قوموں کی تقدیروں کو بدل دینے والا نسخہ کیمیا ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ سچائی کے علمبردار اعظم تھے۔ آپؐ کے مقام ارفع و اعلیٰ تک نہ کوئی پہنچ سکا ہے اور نہ پہنچ سکے گا۔ آپؐ سچائی کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ بچپن ہی سے سچائی کے نور سے منور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کو "صدوق" "بہت زیادہ سچ بولنے والے" کا لقب ملا۔ اور اس زمانہ جاہلیت میں بھی جب کہ ہر طرف برائیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے آپؐ اور حسنات کے ساتھ اس ام الحسنات سے بھی کامل طور پر متصف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کی نبوت کی صداقت کے دلائل میں سے ایک دلیل یہی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(یونس ع۲)

میں اس سے قبل تم میں اپنی زندگی کا ایک حصہ گزار چکا ہوں تم پھر بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔

یعنی اے رسولؐ! لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہوں۔ اے میرے منکرو! کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں اپنے اس دعوئے نبوت سے قبل عمر کا ایک لمبا عرصہ (جو چالیس سال ہے) تم میں رہا ہوں۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا برے کام نہیں کئے پھر تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔ یعنی عقل اس بات کو رد کرتی ہے کہ ایک شخص جو ساری زندگی میں کوئی جھوٹ نہ بولے اور پھر یک لخت اتنا بڑا جھوٹا بن جائے کہ مخلوق تو کیا خدا پر بھی جھوٹ باندھنا شروع کر دے۔

پس سچائی تو نبوت کی علامات میں سے ہے۔ آپؐ کا یہ چیلنج آج تک ببانگ دہل آپؐ کی صداقت کا اعلان کر رہا ہے آپؐ کی سچائی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے جانی دشمن بھی آپؐ پر جھوٹ کا الزام نہ لگا سکے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ آپؐ کے مخالفین آپؐ کے سچائی پر قائم ہونے کا اقرار کرتے تھے۔

ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے کہ ہرقل جو روم کا بادشاہ تھا اس نے ہمیں بلا بھیجا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اس نے ہمیں ایک قطار میں کھڑا کر دیا اور سب سے آگے مجھے کھڑا کیا اور کہا اے لوگو! اب میں ابو سفیان سے کچھ سوالات پوچھوں گا اگر یہ غلط جواب دے تو تم مجھے بتا دینا چنانچہ اس نے ابو سفیان سے جو اس وقت سخت مخالف حق تھے سوالات کئے ان میں سے ایک سوال یہ تھا:۔

هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا۔

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

یعنی کیا تم اس مدعی نبوت پر اس کے دعوئے نبوت سے قبل جھوٹ کا الزام و اتہام لگایا کرتے تھے۔

ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا کہ نہیں یہ ان کی اس وقت کی شہادت ہے جب کہ وہ آپؐ کے جانی دشمن تھے اور یہ گواہی اس نے اپنے ملک سے دور غیر ملک میں دی تھی۔ چنانچہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ہرقل نے کہا تھا:۔

سَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكِذْبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكِذْبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

یعنی اے ابو سفیان میں نے تجھ سے پوچھا تھا کہ کیا تم اس کے دعوئ نبوت سے قبل اس پر جھوٹ کا الزام لگایا کرتے تھے تو تم نے جواب دیا کہ نہیں اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے تو جھوٹ کا معاملہ نہ کرے اور اللہ پر جھوٹ باندھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہی نہیں کہ سچ بولا کرتے تھے بلکہ سچائی کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب آنحضرتؐ پر وحی کی ابتداء ہوئی تو آپؐ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے۔ اس وقت آپؐ کی بیوی حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا:

وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ

یعنی آپؐ میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپؐ مصائب و مشکلات کے باوجود سچ کی مدد کرتے ہیں اور سچ کی راہ میں مصائب اٹھاتے ہیں۔

آپؐ کی سچائی پر یہ گواہی بھی بہت بڑی گواہی اور عظیم شہادت ہے۔ کیونکہ ایک شخص کے متعلق اس کی بیوی سے زیادہ معتبر گواہی اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔

الغرض سچائی علامات نبوت میں سے ہے اور انبیاء ہی سچائی کے پیکر عظیم ہوا کرتے ہیں۔

قرآن مجید ایک اور مقام پر صدق و سداد اختیار کرنے کے متعلق فرماتا ہے۔

قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

(الاحزاب آخری رکوع)

کہ ایمان والو تم سیدھی اور صاف بات کہو۔

یعنی تم ایسی سچی بات کہا کرو کہ جو بے پیچ ہو یعنی ایسی بات جو پر پیچ ہو اور لڑائی اور بدامنی کا پیش خیمہ بن رہی ہو اس سے بچا کرو بلکہ ایسی بات کہا کرو جو سدید ہو برائیوں اور لڑائیوں کے لئے بطور سد یعنی بند کے ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ بعض سچی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا اظہار اگر نہ کیا جائے تو کچھ بھی فرق نہیں پڑتا اور اگر ان کا اظہار کر دیا جائے تو بدامنی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بات تو سچی ہو گی مگر قول سدید نہ ہو گا کیونکہ سدید وہ سچی بات ہے جو امن کو خراب نہ کرے پس سچائی اختیار کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ہر سچی بات تمام لوگوں کو بتاتا پھرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات بھی ہو جو ہو تو سچی مگر اس سے خواہ مخواہ لڑائی اور بدامنی پھیلنے کا خطرہ ہو حالانکہ اگر اس بات کا اظہار نہ کیا جاتا تو اس سے کوئی بھی فرق نہ پڑتا۔ قرآن کریم نے نہ صرف سچائی پر زور دیا ہے بلکہ جھوٹ کی بھی مذمت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (حج آیت ۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ تم جھوٹی بات سے بچا کرو۔

جھوٹ ایسا قبیح فعل ہے جو کہ فطرت کے بھی خلاف ہے اور اس کا تعلق انسان کے تمام حواس کے ساتھ ہے یعنی یہ کہ اگر کان سے کچھ سنے تو کہدیا جائے کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھوں سے کچھ دیکھا تو کہدیا کہ میں نے نہیں دیکھا۔

پس خلاف فطرت وحقیقت جو بھی قول و فعل ہوگا وہ جھوٹ ہوگا۔ جھوٹ کی بڑی مختصر مگر جامع تعریف یوں کی گئی ہے "حواس خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔"

ایمان والوں کی بہت سی صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور نہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں فرمایا:۔

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

(الفرقان آیت ۷۳)

وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

یعنی عباد اللہ جھوٹی گواہی نہیں دیا کرتے بلکہ جب بھی گواہی دیتے ہیں تو سچ کو لازم پکڑتے ہیں۔

پس عباد اللہ میں داخل ہونے کے لئے سچائی کا التزام بہت ضروری ہے۔

سچ انسان کو بلند مقام پر فائز کرتا ہے اور سچ بولنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ جب بھی صدق و کذب کا مقابلہ ہوگا فتح و نصرت صدق کے ہاتھ ہوگی اور کذب کو شکست سے دوچار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

یعنی اے رسولؐ اعلان کردیجئے کہ اب سچ اور حق آگیا ہے۔ اور اس کے آنے سے باطل بھاگ گیا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ باطل حق کے مقابلہ میں یعنی جھوٹ صدق کے مقابلہ میں ہمیشہ ہی بھاگ جایا کرتا ہے

پس حق اور صداقت ہمیشہ غالب آیا کرتے ہیں اور کوئی جھوٹ خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ دکھائی دیتا ہو صدق پر غالب نہیں آسکتا اَلْحَقُّ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى عَلَيْهِ۔ اے ہماری کمزور کشتیوں کے طاقتور ناخدا! تو خود ہمیں صدق اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہر طرف صدق و سداد کو پھیلا دے۔ آمین ثم آمین۔

دُعائے مغفرت

محترم سلیم اللہ خان صاحب آف دھرم کوٹ بگہ حال سلیم آئرن ورکس میرپور خاص ضلع تھرپارکر سندھ ۱۴ نومبر ۱۹۸۴ء بوقت ساڑھے چار بجے صبح بعمر ۸۵ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے صاحبزادے ظفر اللہ خان صاحب حبیب اللہ خان صاحب، ولی اللہ خان صاحب نصر اللہ خان صاحب اور داماد ملک نصیر الدین خان صاحب۔ چناب ایکسپریس کے ذریعہ جنازہ ربوہ لائے۔ ۱۶ نومبر کو بعد نماز جمعہ البیت المہدی کے ملحقہ پلاٹ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب مقامی کی اجازت سے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم پیدائشی اور بڑے مخلص احمدی تھے اور ضلع تھرپارکر سندھ میں آباد ہونے والے قدیم احمدیوں میں سے تھے بڑے پرانے اور تجربہ کار بوائلر انجینئر ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کی ہدایت پر سندھ جاکر کنری کی کاٹن جننگ فیکٹری کی تعمیر و تنصیب میں گراں قدر خدمات انجام دیں اور ابتدائی دو سال تک فیکٹری کے انجینئر کے طور پر کام کرتے رہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تین بیٹے سول اور کیمیکل انجینئر ہیں۔ ایک بیٹی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے آمین۔

(یوسف سلیم ملک ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

۱۔ میری والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ آغا عبد الرحیم صاحب مرحوم ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت اعلیٰ اوصاف کی مالکہ تھیں انتہائی صابر و شاکر اور خاموش طبع اپنوں اور پرایوں کے لیے مجسم محبت تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار پانچ بیٹے مکرم طاہر احمد آغا، مکرم طیب آغا، مکرم طارق آغا، مکرم ڈاکٹر شاہد آغا اور خاکسار کے علاوہ تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ تمام احباب سے والدہ صاحبہ کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات پانے نیز لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔ (میجر طلحہ احمد آغا۔ راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کے دادا جان مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب پورے والا ۱۳ نومبر ۱۹۸۴ء کی شام تین بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم سید بشیر احمد صاحب صدر محلہ دار النصر شرقی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد دار النصر شرقی۔ ربوہ)

۳۔ میرے والد مکرم عبد الغفور صاحب مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۴ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۷۴ سال تھی۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین درجات عطا ہونے کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(اللہ دتہ دار النصر شرقی ربوہ)

تصحیح

الفضل ۱۵ نومبر کے صفحہ پر ایک اعلان ولادت میں نومولودہ عزیزہ فاخرہ یوسف کے متعلق سہواً لکھا گیا ہے کہ وہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی پوتی ہے جو دراصل وہ چوہدری صاحب موصوف کی نواسی ہے اور مکرم محمد یوسف خان صاحب کی پوتی ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدگی کاغذات موٹر سائیکل

موٹر سائیکل سوزوکی Suzuki-80 نمبر 2004 - ZW بنام منیر الحق کے کاغذات رجسٹریشن ٹوکن وغیرہ گم ہوگئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو خاکسار کو پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ

(ڈاکٹر بشیر احمد گول بازار ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۔ خاکسار کی اہلیہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل خوشنویس دار الیمن ربوہ)

۔ برادرم عزیز سید منیر احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الباسط اہلیہ عزیزم نعیم اللہ صاحب شیخ حیدر آباد سندھ میں بیمار ہیں باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ بطور خاص دعا کی درخواست ہے۔

(سید سجاد احمد دار الرحمت شرقی ربوہ)

۔ میری اہلیہ محترمہ منیر اختر کا اپریشن لاہور لیڈی لنگٹن ہسپتال میں ہوا ہے اب اگرچہ خاصا افاقہ ہے تاہم کامل صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(محمد جمیل دار النصر غربی ربوہ)

۔ میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری عطاء اللہ ظہیر صاحب امیر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود سے درخواست ہے ابا جان کی صحت کے لیے دعا کریں۔

(سلمان احمد بابر۔ اسلام پورہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل کرتے ہوئے میرے بھائی اور چچا کو ایک مقدمہ سے باعزت بری کر دیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے زندگی میں غیر معمولی ترقیات سے نوازے آمین۔

مکرم خواجہ محمد امین صاحب کو چھت سے گرنے کی وجہ سے پاؤں پر سخت چوٹ آگئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کامل عطا کرے آمین۔ (مبارکہ اعظم بنت چوہدری محمد اعظم سمبڑیال)

۔ میرے والد صاحب ملک غلام علی کھوکھر صاحب اپریشن کے بعد لاہور سے گوجرانوالہ اپنے گھر آگئے ہیں۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ اب کمزوری بہت ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے کامل شفا یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد کھوکھر گوجرانوالہ)

میرے پوتے (جس کی عمر پانچ سال ہے) کا گلے کی خرابی کے باعث ڈاکٹروں نے آپریشن بروز جمعرات لاہور ہسپتال میں کرنا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور اپریشن کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مراد علی کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ! مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۴۵

میں محمد یعقوب صاحب ولد معراج دین صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۷۹ء ساکن مکان نمبر ۴۶/ڈی نیو بلاک وسن پورہ سکیم ۲ شیر شاہ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان ۵۰×۲۵ جو گورنمنٹ سکیم میں ہے جس کی اقساط ادا کرنی باقی ہیں مالیتی =/۱۲۵۰۰۰ روپے

۲۔ بیس ہزار روپے جو کاروبار میں لگایا ہوا ہے اس وقت مجھے بمبلغ =/۲۴۰۰ روپے ماہوار بصورت منافع تجارت مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

محمد یعقوب ولد معراج دین صاحب ڈی/۴۶ نیو بلاک وسن پورہ سکیم ۲ شیر شاہ روڈ لاہور

گواہ شد ۱ محمد رمضان مکان ۵ گلی ۲۰ جناح پارک سلطانپورہ روڈ لاہور۔

گواہ شد ۲ رانا محمد شریف اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر ورکشاپ پاکستان ریلوے مغلپورہ لاہور۔

مسل ۲۵۴۴۴

میں سمیع اللہ ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴ بوائز نیو ہوسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

سمیع اللہ ولد چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ ۱۳۔ ناصر آباد کالونی ربوہ حال لاہور

گواہ شد ۱ چوہدری غلام احمد ۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور وصیت نمبر ۱۷۴۲۷

گواہ شد ۲ غلام مجتبیٰ صدر حلقہ ہول لائن وصیت نمبر ۱۳۵۹۲۷

مسل ۲۵۴۴۷

میں بشریٰ سمیع اللہ زوجہ شیخ سمیع اللہ صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ =/۲۵۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۴۰۳ گرام مالیتی =/۱۹۳۲۰۲ روپے (۳) زیورات چاندی متفرق مالیتی =/۷۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی =/۲۱۸۹۰۲ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الامۃ —

بشریٰ سمیع اللہ زوجہ شیخ سمیع اللہ صاحب ۲۶۰/۵ پیپلز کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد ۱ حافظ محمد اکرم ولد فضل کریم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد

گواہ شد ۲ شیخ سمیع اللہ ولد حاجی محمد عبد اللہ صاحب (خاوند موصیہ)

وٹہ کا رشتہ جائز نہیں

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"..... ہماری جماعت جو خدا کی قائم کردہ ہے۔ اس میں بھی ملک کی رسم کے مطابق ایک قابلِ افسوس بات پائی جاتی ہے۔ اور وہ مرض یہ ہے کہ اس ملک کے لوگ نکاحوں کے بارہ میں ذاتی فوائد کو مقدم رکھتے ہیں۔ شریعت نے لڑکی کی ولائت اس کے باپ یا بھائی یا کسی اور قریب کے رشتہ دار کو دی ہے اس لیے وہ لڑکی کے فوائد کو مدنظر رکھیں گے کیونکہ یہ سمجھا گیا ہے کہ لڑکی نادان ہے۔ اپنے فوائد کو نہیں سمجھ سکتی۔ باپ یا بھائی اس کے گارڈین۔ وکیل ہیں اور اس کے حقوق کی حفاظت کریں گے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس وکالت کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ لڑکی کہاں سکھ پائے گی۔ بلکہ عموماً لوگ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کو روپیہ کہاں سے ملتا ہے۔ وہ اپنے حق کو ظالمانہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ کوئی شخص اپنے مقدمہ میں کسی کو وکیل بنائے اور وکیل بجائے اس مقدمے کی پیروی کرنے کے، فریق ثانی سے روپیہ لے کر اس کی طرف داری کرے جیسا کہ وہ وکیل جو اس قسم کی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے۔ شریعت ویسا ہی وہ ولی بھی شر ہے جو اپنے نفع کے لیے ولائت کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ ملک کا رواج ہے کہ لڑکی تب دیتے ہیں کہ جب کوئی ان کے لڑکے یا رشتہ دار کا بھی بندوبست کرے۔ ایسا باپ جو لڑکی کے فوائد کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اپنے فوائد کو مقدم کرتا ہے وہ سخت برا کام کرتا ہے۔ اس قسم کے رشتوں کو بٹہ کہتے ہیں۔ اور یہ شریعت میں ناجائز ہے۔ یہ جائز ہے کہ ایک جگہ کسی کی لڑکی بیاہی ہو۔ اور پھر لڑکی والوں کے ہاں لڑکے والوں کی لڑکی کا رشتہ ہو جائے۔ مگر مقرر کر کے رشتہ داری کرنا ناجائز ہے اور اپنے وکالت نامہ کا غلط استعمال ہے اور ابھی تک ہماری جماعت میں سے یہ بھی نہیں گیا؛ جب تک اس فرض کو نہ پہچانیں گے کہ ہم اپنے وکالت نامہ کو خراب نہیں کریں گے۔ تب تک یہ رسم مٹ نہیں سکتی۔"

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۱۲۸)

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم رشید صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کے نام قطعہ ۲۶/۱ دارالفضل رقبہ چار کنال میں سے دو کنال الاٹ شدہ ہے۔ ہمشیرگان نے اپنا اپنا حصہ بصورت نقدی وصول کر لیا ہے۔ لہٰذا پلاٹ مذکورہ ہم چار بھائیوں کے نام منتقل کیا جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

نیز والد صاحب مرحوم کی امانت ذاتی تحریک جدید میں حساب ۳۴۲-۳ میں مبلغ چار صد پچھتر روپے پچیس پیسے اور صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ حساب ۱۰۹-۴۱ میں تین صد بارہ روپے سینتالیس پیسے جمع ہیں۔ سب وارثان نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ لہٰذا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو قطعہ نمبر ۲۶/۱ محلہ دارالفضل ربوہ میں سے دو کنال رقبہ سمیع اللہ رشید صاحب، ظفر اللہ رشید صاحب، محمود اللہ رشید صاحب اور طارق رشید عبد اللہ صاحب پسران چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید مرحوم کے نام انتقال کئے جانے پر اور رقم مذکورہ بالا ظفر اللہ رشید صاحب کو دیئے جانے پر کوئی اعتراض ہو۔ تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دارالقضاء)

پتہ درکار ہے

مکرم اعجاز احمد صاحب ولد عبد الرزاق صاحب سابق ساکن بھریا روڈ ضلع نواب شاہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہٰذا کو فوری طور پر اپنے ڈاک کے پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب و درخواست دعا:

میرے میاں نواب مسعود احمد خان صاحب کی وفات پر احباب جماعت اور بہنوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعے ہم سے تعزیت کی اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جس کے لئے میں اور میرے بچے سب بھائی بہنوں کے ممنون ہیں۔

چونکہ فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل تمام احباب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!

مجھے امید ہے کہ تمام احباب مجھے اور میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھینگے کہ خدا تعالیٰ خود ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے (آمین!)

طیبہ صدیقہ
بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب مرحوم
دارالصدر غربی ربوہ

عشرہ وصولی وقف جدید ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر ۸۴ء

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال، وقف جدید، ذیلی تنظیموں (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے عہدیداروں سے ضروری گزارش

وقف جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں نہایت قلیل عرصہ باقی ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وقف جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر ۱۹۸۴ء عشرہ وصولی وقف جدید منایا جائے۔ اس عشرہ میں درج ذیل امور کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے۔

(۱) ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے ہیں مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کی جائے۔

(۲) ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

(۳) تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں جن کے بچوں کو خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کر کے "ننھے مجاہدین" اور "ننھی مجاہدات" کی صفوں میں شمولیت فرمائیں۔

(۴) یہ تسلی کر لی جائے کہ ہر جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے۔ مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

(۵) وقف جدید کا ایک اہم کام نگر پارکر میں تعلیم و تربیت کا ہے اس مد کا نام امداد و مراکز (نگر پارکر) ہے احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔

(۶) کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت وقف جدید کی ہر مد میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانی کرے۔

آخری گزارش یہ ہے کہ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کا مالی سال برکتوں اور رحمتوں سے اختتام پذیر فرمائے۔ اور اس مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے آمین۔

(ناظم مال۔ وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی

فرسٹ سمسٹر انجینئرنگ کلاس
سیشن 85-1984ء (ریگولر) میں

داخلہ کی اطلاع

داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی میں کیمیکل، الیکٹرانک، میٹلرجیکل اور انڈسٹریل انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر کے ڈگری کورسز کی فرسٹ سمسٹر کلاسوں میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ سندھ، پنجاب اور صوبہ سرحد اور آزاد جموں و کشمیر کے صوبوں سے میرٹ سیٹوں کے لئے درخواستیں دینے والے امیدواروں کو چاہیئے کہ درخواستیں مقررہ درخواست فارموں پر ارسال کریں۔ یہ فارم ۱۰ نومبر ۱۹۸۴ء سے صرف -/۵ روپے ادا کر کے الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ داؤد کالج برانچ کراچی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ڈپلوما آف ایسوسی ایٹ انجینئرز کے لئے محفوظ سیٹوں۔ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف سیٹوں کے لئے درخواست دینے والے امیدواروں، پروفیشنل انجینئروں اور آرکیٹکٹس کے بیٹے/بیٹیوں کو چاہیئے کہ مقررہ فارموں پر درخواستیں ارسال کریں۔

نامزدگی کی بنیاد پر داخلہ حاصل کرنے والے امیدوار اپنی نامزد کردہ اتھارٹیز کو ان کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق براہ راست درخواستیں ارسال کریں۔

انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر کی تمام برانچوں کی سال اول کلاسوں میں داخلے کے لئے کم از کم قابلیت پاکستان میں کسی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس شدہ ایچ ایس سی (پری انجینئرنگ) یا این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی کے تسلیم کردہ اور ایچ ایس سی (پری انجینئرنگ) کے برابر تصور کردہ امتحانات ہیں۔

درخواست فارم کا ہر کالم مکمل کرنا اور موزوں طور پر پُر کرنا لازمی ہوگا۔ اگر کوئی کالم پُر نہ کیا گیا یا کوئی تفصیل درج نہ ہوئی۔ گمراہ کن یا غلط ہوئی تو درخواست فارم مسترد کر دیا جائیگا۔

درخواست فارم کا ایک سیٹ اور پراسپیکٹس کی ایک کاپی -/۲۰ روپے صرف کا پرنسپل کے حق میں جاری شدہ کراسڈ پوسٹل آرڈر یا بنک ڈرافٹ بڑے سائز (40CM×30CM) کا جوابی لفافہ جس پر کم از کم 7/50 روپے کے ڈاک ٹکٹ چسپاں ہوں۔ بھیج کر منگائی جا سکتی ہے۔

درخواستوں کے فارم جو ہر لحاظ سے مکمل ہوں ضروری دستاویزات کے ساتھ فائل کور میں لازمی طور پر ۱۵ دسمبر ۱۹۸۴ء تک پرنسپل کے آفس میں پہنچ جانا چاہئیں۔

سیٹس/سال گزشتہ کی میرٹ

کراچی	80	65.9%
سندھ اربن۔ (حیدرآباد سکول)	34	62.1%
سندھ رورل	66	63.1%
پنجاب اربن	20	67.0%
پنجاب رورل	30	65.5%
سرحد اربن	10	63.0%
سرحد رورل	15	61.5%
بلوچستان (نامزد)	25	
قبائلی علاقہ (")	12	
گلگت۔ بلتستان (")	10	

دوست ممالک	20
پولی ٹیکنک ڈپلوما ہولڈرز	16
مسلح افواج سے متعلق افراد کے بچوں کے لئے	4
آزاد جموں و کشمیر	12
وفاقی وزارت تعلیم	5
ڈی سی ای ٹی (اساتذہ)	2
" " (غیر تدریسی عملہ)	1
فیڈرل کیپیٹل ایریا (اسلام آباد)	5
انجینئرز/آرکیٹیکٹ/ٹاؤن پلانرز	4

☆ ڈپلوما کی سیٹس اس طرح تقسیم کی گئی ہیں:۔
سندھ 8، پنجاب 4، سرحد 2، بلوچستان 2۔
B.Sc کی مخصوص نشستیں 6% ہر کیٹیگری کے لئے۔

رعایتی کرایہ
آزمائش شرط ہے:
کینو پلی
موڈ سیٹ
کرسیاں اور کراکری
شامیانے
قالین
نئے سامان کے لئے
ٹینٹ سروس
سادات
سراج مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم
المبارکہ
ڈگری کالج روڈ دارالعلوم غربی